

## جس آشیاں پر ناز تھا وہ آشیاں نہیں

(جناب مشیر مجنوناوی بی۔ اے۔ بی۔ ٹی ملنگ)

اب میرے دل میں کوشش متوہیں نہیں	ریخِ قفس، فراقِ شبنم گراں نہیں
پہاں تری نظر سے مرا آستان نہیں	جو پردہ درمیاں تھا وہ اب درمیاں نہیں
اس آگ میں لپٹ تو ہے لیکن جہاں نہیں	دل جل گیا مگر مرے لب پر فضاں نہیں
محدود آشیاں مری آہ و فغاں نہیں	گلشن کا ذکر کیا ہے لوزنی ہے کائنات
ہے ماجرائے غم ہے کوئی داستان نہیں	حالِ دل تباہ سنیں آپ غم سے
تیری نظرِ نظر ہے تو طبع کے کہاں نہیں	دیدِ حرم کی قید سے ہو کاش بے نیاز
دنیا ہے ناشناس کوئی رازدواں نہیں	فطرت نے یہ سمجھ کے اٹھ دی نقابِ رخ
اب گردِ کارواں بھی پسِ کارواں نہیں	کیوں کر سکون ہو دلِ حسرتِ نصیب کو
اہلِ نظر کے واسطے ساحل کہاں نہیں	ہر موجِ سحرِ عشق ہے ساحل لے ہوئے
دنیا سمجھ رہی ہے جہاں میں وہ لگتی نہیں	لگ راز ہے کنالِ محبت میں بے خودی

رودادِ انقلابِ چین کیا کہوں مشیر

جس آشیاں پر ناز تھا وہ آشیاں نہیں